مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درس حدیث

درس حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرۃ مولانا سیّد حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف (رح) کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرۃ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سیّد محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجّہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ حضرۃ رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرۃ کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرۃ مولانا سیّد رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت دُرفشاں است   خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد: جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے خیرات

کر دیتی ہے بغیر اس کے[1] حکم کے تو اُسے اُس کا نصف اجر ملتا ہے' یہ بھی فرمایا کہ وہ آدمی جو خزانچی ہو مسلمان ہو امانت دار ہو "اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ" وہ مسلمان ہو امانت دار ہو "اَلَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ" جو اُسے حکم دیا جاتا ہے کہ اتنا روپیہ فلاں جگہ یا فلاں کو یا فلاں مد میں رکھ دو خرچ کر دو پہنچا دو۔ "کَامِلاً مُّوَفِّرًا" اس میں کوئی کمی نہیں کرتا کامل طرح اطاعت کرتا ہے اور کامل طرح دیتا ہے۔ "مُوَفِّرًا" کا مطلب بھی یہی ہے کہ پوری طرح "طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ" اس خرچ پر اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے خوش دلی سے دیتا ہے "فید فعہ الی الذی اُمِرَ لہ بہ" اور وہ اس کو دے دیتا ہے جس کے بارے میں حکم دیا گیا کہ فلاں کو دے آؤ فلاں تک پہنچا دو۔ فرمایا "اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ" وہ بھی دو میں سے ایک ہے صدقہ کرنے والا۔ اور اس عورت کو آدھا ثواب مل جائے گا آدھے ثواب کا مطلب یہ ہُوا کہ جو خرچ کا ثواب ہے، اُسے دوگنا کر دیا جائے گا۔ اُس کا حصّہ مزید اللہ کے ہاں بڑھا دیا جائے گا جس کی اصل ملکیت ہے اس کا اجر کم نہ ہو اور اُسے بھی نصف مل جائے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ایک کے دو کر دیے جائیں گے اور دو کے چار کر دیے جائیں گے یا تین کر دیے جائیں گے لکھنے والوں کو بھی مل جاتا ہے ایسے ہی بیوی کو بھی مل گیا اور اگر بیوی نے کسی سے کہا اور اُس نے خرچ کر دیا تو شوہر ہو گیا بیوی ہو گئی اور وہ خرچ کرنے والا بھی ہو گیا تو ان سب کو ثواب ہے۔ یہاں دو چیزیں سمجھ میں آتی ہیں ایک تو یہی ہے کہ اسلام نے خرچ کرنا بتایا ہی بتایا ہے۔ ہر آدمی اپنی سطح پر اپنے درجہ میں اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرتا ہی رہے۔ ایک اور چیز بھی بتائی گئی ہے اور بکثرت ایسے ہوتا ہے ہمیں بتانے والے آتے ہیں کہ ہماری پنشن منظور ہو گئی ہے، مگر ابھی تک نہیں ملی۔ رکاوٹ ہے اِنہوں نے ڈال رکھی ہے۔ اُنہوں نے ڈال رکھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے کے لیے مانگتے ہیں۔ یہ تو ہُوئی رشوت خوری ایک رشوت خوری کے علاوہ اور چیز بھی ہوتی ہے، کم سے کم یہ ہوتا ہے کہ یہ مجھے سلام کرے ذرا میری بھی تو تعظیم کرے، بہت ہی اچھّا آدمی ہو گا تو اس کے دل میں ایسی چیزیں تو کم از کم آ ہی جاتی ہیں۔ کیشئیر جو ہوتا ہے وہ بھی اسی طرح کرتا ہے۔ مزدور سے کہتا ہے اچھا برف لادے ذرا یہ کر دے ذرا پھر ابھی کر دیتا ہوں مفت میں ایک کام لے لے گا اس سے، بظاہر کوئی ایسی بات نہیں ہے مگر شریعتِ مطہرہ نے یہ بتلایا ہے کہ یہ

---

[1] بشرطیکہ عورت صراحتاً یا دلالۃً یہ بات جانتی ہو کہ شوہر اس صدقہ پر خوش ہو گا اور صدقہ بھی کسی تھوڑی سی چیز کا ہو۔

نہیں ہو سکتا وہ خرچ کرے پوری طرح دے کھلے دل سے دے "طیبة به نفسه" اس پر اس کا دل بھی خوش ہو پھر یہ ہے کہ وہ ثواب کا مستحق ہے۔ جیسے وہ فیاض ہے، ویسے ہی یہ بھی فیاض ہے جیسے اس کی نیت اچھی ہے ویسے ہی اس کی نیت بھی اچھی۔ جیسے وہ اجر کا مستحق ایسے ہی یہ بھی اجر کا مستحق تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دوگنا کر دیں گے اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا اُس کو، تو یہ "احد المتصدقین" (یعنی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔) یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی طرف خیال بھی نہیں جاتا نہ یہ کسی قانون میں آتی ہیں نہ یہ کہیں آداب میں سکھائی گئیں ہیں نہ دوسرے مذہبوں میں کہیں پتہ چلے گا، لیکن اسلام میں یہ ساری چیزیں موجود ہیں۔ یہ جو شیطان کے چور دروازے ہیں نیکی میں نقصان پیدا کرنے کے شریعت میں ان سب کا پتا دیا گیا ہے جگہ جگہ، جگہ جگہ اور ان کی جڑ ہی کاٹ دی گئی ہے۔ انسان جب یہ سمجھ رہا ہے کہ نیکی ہو رہی ہے اور میں اس کے درمیان میں آ رہا ہوں تو وہ انجام دے دینی چاہیے، کیونکہ درمیان میں آنے کی وجہ سے اس نیکی کے برابر اتنا ثواب اسے بھی مل جائے گا جتنا اس کو ملے گا جو منظوری دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضائے سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ: مولانا نصر اللہ منصورؒ

مولانا نصر اللہ منصورؒ کو کن لوگوں نے شہید کیا اس کا حتمی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ قاتلین کا تعین افغانستان کی اسلامی حکومت کا داخلی معاملہ ہے، لیکن اس سلسلے میں افغانستان کے روسی کفار سے آزاد ہونے کے بعد وہاں پر منافقین کی سرگرمیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، جن لوگوں کے نزدیک کابل شہر پر گولہ باری سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کا قتل کوئی جرم نہیں۔ اُن کے ہاتھوں ایک مجاہد عالم کا قتل ہو جانا کوئی مستبعد امر نہیں۔ گزشتہ سال مولانا کو افغانستان میں اغوا بھی کر لیا گیا تھا۔ مولانا کی کچھ گاڑیاں کئی دنوں تک ان لوگوں کے پاس رہیں۔ اب اگر ریموٹ کنٹرول بم مولانا کی گاڑی کے اندر فٹ تھا، تو ان گزشتہ واقعات کی روشنی میں بھی قاتلوں تک پہنچنے میں مدد لی جا سکتی ہے۔ آخر میں ہم مولانا کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی شہادت کو قبول فرمائیں اور اُنہیں اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ اُمتِ مسلمہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد